السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

راقی (دم کرنے والے) کا غیر محرم عورت کے سر پر ہاتھ رکھ کر قرآنی آیات پڑھنا کیسا ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃاللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غیر محرم عورتوں کو چھونے ،ان سے مصافحہ کرنے اوران کے ساتھ میل جول رکھنے کے بارے میں شریعت میں شدید ممانعت آئی ہے ،نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری زندگی میں کسی غیر محرم عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا،جب ہاتھ کو چھونا حرام ہے تو سر کو چھونا بالاولیٰ حرام ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

''واللہ مَامَسَّتْ یَدُہُ یَدَ امرَأَۃٍ قَطُّ فِی الْمُبَایَعَۃِ وما بایَعَہُنَّ اِلاَّ بِقَوْلِہِ '' (صحیح البخاری/کتاب الشروط)

اللہ کی قسم ، بیعت کرتے ہوئے (بھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا ہاتھ مُبارک کبھی کسی عورت کے ہاتھ کے ساتھ چُھوا تک نہیں ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم عورتوں کی بیعت صرف اپنے کلام مُبارک کے ذریعے فرمایا کرتے تھے۔

یہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا عمل مبارک ،جس کی تاکید انہوں نے اپنے مبارک الفاظ میں یوں فرمائی

''اِنِّی لَاأُصَافِحُ النِّسَاء''

میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا

سُنن النسائی المجتبیٰ/کتاب البیعۃ/باب 12، سنن ابن ماجہ/کتاب الجھاد/باب 43، امام الالبانی رحمہ اللہ نے فرمایا حدیث صحیح ہے ، السلسلہ الاحادیث الصحیحہ/حدیث 529،

کسی مریض دل میں یہ خیال گذر سکتا ہے ، یا گزارا جا سکتا ہے کہ یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے لیے خاص تھا ، یا اُن کے اپنے مُقام کا تقاضا تھا ، یا ، یا ، یا ،

تو ایسے خیالات والوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا یہ فرمان مُبارک ، غیر محرم عورتوں سے مصافحہ کرنے یعنی ہاتھ ملانے کے گُناہ کی شدت سمجھانے کے لیے کافی ہونا چاہیے ۔ آپ نے فرمایا :

''لأن یَطعَنَ اَحدُکُم بِخیطٍ مِن حدیدٍ خَیرٌ لہُ مِن اَن یَمَسَ اِمرأۃً لا تَحُلُ لہُ'' (السلسہ الاحادیث الصحیحہ/حدیث 226)

تُم میں سے کسی کو لوہے کی کنگھی اُس کے جسم میں داخل کر کے ساتھ زخمی کر دیا جائے تو یہ اِس سے بہتر ہے کہ اُس کا ہاتھ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں ثابت ہوتا ہے کہ کسی غیر محرم عورت کو چھونا ،حرام اور ممنوع ہے۔خواہ دم کی نیت سے چھوا جائے یا پیار دینے کی نیت سے چھوا جائے یا کسی اور نیت سے چھوا جائے۔ایسے لوگوں سے دم کروانے سے پرہیز کیا جائے جو شریعت کی پابندی نہ کرتے ہوں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 کتاب الصلوۃ